بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)　Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگ اُحد میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قربانیاں اور عشقِ رسول ﷺ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 09؍ فروری 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگ اُحد کے حوالے سے ابوسفیان کے نعروں کا ذکر ہو رہا تھا جس میں وہ اپنے بتوں کی بڑائی بیان کر رہا تھا اور اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا تعالیٰ کے لیے غیرت کا اظہار تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ احادیث میں آتا ہے کہ غزوۂ اُحد میں ابوسفیان نے بڑے زور سے کہا کہ ہماری تائید میں ہمارا عزّیٰ بُت ہے مگر تمہاری تائید میں کوئی بُت نہیں تو اُس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تم کہو کہ لَنَا مَوْلًا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ۔ ہمارا مولا اور ہمارا مددگار ہمارا حیّ و قیوم خدا ہے مگر تمہارا کوئی والی اور مددگار نہیں۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ سچائی کا کیسا عملی ثبوت تھا کہ تلواروں کے سائے میں بھی اُنہوں نے یہی کہا کہ اللہ ہمیں بچا سکتا ہے۔

پھر آپؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں کے کانوں میں یہ آواز پڑی کہ رسول کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں تو جلدی جلدی واپس لوٹے اور اُنہوں نے آپؐ کے اوپر سے لاشوں کو اُٹھایا تو معلوم ہوا کہ آپؐ ابھی زندہ ہیں۔ اُس وقت ایک صحابی نے اپنے دانتوں سے آپؐ کے خَود کا ایک کِیل نکالا جس سے اُن کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے۔ آپؐ چند صحابہ کا ایک گروہ لے کر پہاڑی کے دامن میں چلے گئے۔

اس موقع پر ابوسفیان نے بلند آواز سے رسول کریم ﷺ کا نام لیا پھر حضرت ابوبکرؓ کا اور پھر حضرت عمرؓ کا نام لے کر کہا کہ ہم نے ان کو مار دیا ہے۔ جب ابوسفیان نے دیکھا کہ کوئی جواب نہیں آیا تو اس نے نعرہ

مارا۔ ہبل کی شان بلند ہو۔ ہبل کی شان بلند ہو، صحابہ کو چونکہ رسول کریم ﷺ نے بولنے اور جواب دینے سے منع فرمایا تھا اس لئے وہ اب بھی خاموش رہے مگر خدا کا وہ رسول جس نے اپنی موت کی خبر سن کر کہا تھا خاموش رہو جواب مت دو۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی موت کی خبر سن کر کہا تھا کہ خاموش رہو جواب مت دو اور جو بار بار کہتا تھا کہ اس وقت ہمارا لشکر پراگندہ ہے اور خطرہ ہے کہ دشمن پھر حملہ نہ کر دے اس لئے خاموشی کے ساتھ اس کی باتیں سنتے چلے جاؤ۔ اس مقدس انسان کے کانوں میں جب آواز پڑی ہبل کی شان بلند ہو ہبل کی شان بلند ہو تو اس کے جذبہ توحید نے جوش مارا کیونکہ اب محمد رسول اللہ ﷺ کا سوال نہیں تھا اب ابو بکرؓ و عمرؓ کا سوال نہیں تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کی عزت کا سوال تھا۔ آپؐ نے بڑے جوش سے فرمایا تم کیوں جواب نہیں دیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کیا جواب دیں؟ آپؐ نے فرمایا کہو اللہ عزوجل اللہ عزوجل۔ ہبل کیا چیز ہے خدا تعالیٰ کی شان بلند ہے خدا تعالیٰ کی شان بلند ہے۔ یہ کتنا شاندار مظاہرہ آپؐ کے جذبہ توحید کا ہے۔ آپؐ نے تین دفعہ صحابہؓ کو جواب دینے سے روکا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو خطرے کی اہمیت کا پورا احساس تھا۔ آپؐ جانتے تھے کہ اسلامی لشکر تتر بتر ہو گیا ہے اور بہت کم لوگ آپؐ کے ساتھ ہیں اکثر صحابہؓ زخمی ہو گئے ہیں اور باقی تھکے ہوئے ہیں۔ اگر دشمن کو یہ معلوم ہو گیا کہ اسلامی لشکر کا ایک حصہ جمع ہے تو وہ کہیں پھر حملہ کرنے کی جرأت نہ کرے مگر ان حالات کے باوجود جب خدا تعالیٰ کی عزت کا سوال آیا تو آپؐ نے خاموش رہنا برداشت نہیں کیا اور سمجھا کہ دشمن کو خواہ پتہ لگے یا نہ لگے خواہ وہ حملہ کرے اور ہمیں ہلاک کر دے اب ہم خاموش نہیں رہیں گے۔ چنانچہ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا تم خاموش کیوں ہو جواب کیوں نہیں دیتے کہ اللہ عزوجل اللہ عزوجل۔

ایک جگہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مکہ کے جن اکابر نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مارنا چاہا کیا آج دنیا میں اُن لوگوں کا کوئی نام لیوا ہے؟ تم دیکھو گے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے نام پر تو کروڑوں آوازیں بلند ہونا شروع ہو جائیں گی اور ساری دنیا بول اُٹھے گی کہ ہاں! محمد رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود ہیں کیونکہ آپؐ کی نمائندگی کا شرف ہمیں حاصل ہے لیکن ابو جہل کو بلانے پر تمہیں کسی گوشے سے بھی آواز اُٹھتی سُنائی نہیں دے گی۔

پھر اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ انبیاء پر جو مصائب آتے ہیں ان میں بھی اللہ تعالیٰ کے ہزارہا اسرار ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سے مصائب آتے تھے۔ جنگ احد میں ایک روایت ہے کہ آپ کو ستر تلواروں کے زخم لگے تھے اور مسلمانوں کی

ظاہری حالت خراب دیکھ کر کفار کو بڑی خوشی ہوئی۔ ایسی تلخیوں کا دیکھنا بھی ضروری ہوتا ہے. مکہ سے نکلنے کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسی تلخی کا وقت تھا۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ نے حالات بدل دیئے۔

حضرت حنظلہؓ کی شہادت کا واقعہ بیان ہوتا ہے۔ ان کی بیوی بتاتی ہیں کہ میرے شوہر کو جب پتا چلا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے لیے روانہ ہوگئے ہیں تو میرے شوہر پر غسلِ جنابت فرض تھا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کی خبر سُن کر اتنی جلدی اور بے تابی سے گھر سے نکلے ہیں کہ غسل کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا اور تلوار لے کر میدان جنگ کی طرف چل پڑے۔ انہیں شداد بن اسود نے شہید کر دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت پر فرمایا کہ میں فرشتوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ آسمان اور زمین کے درمیان چاندی کے برتنوں میں صاف شفاف پانی لیے حنظلہؓ کو غسل دے رہے ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ اب آنحضرت ﷺ بھی میدان میں اُتر آئے ہوئے تھے اور شہداء کی نعشوں کی دیکھ بھال شروع تھی۔ جو نظارہ اس وقت مسلمانوں کے سامنے تھا وہ خون کے آنسو رُلانے والا تھا۔ ستّر مسلمان خاک اور خون میں لُتھڑے ہوئے میدان میں پڑے تھے اور عرب کی وحشیانہ رسم مثلہ کا مہیب نظارہ پیش کر رہے تھے۔ ان مقتولین میں صرف چھ مہاجر تھے اور باقی سب انصار سے تعلق رکھتے تھے۔ قریش کے مقتولوں کی تعداد تئیس تھی۔ جب آنحضرت ﷺ اپنے چچا اور رضاعی بھائی حمزہ بن عبدالمطلبؓ کی نعش کے پاس پہنچے تو بے خود سے ہو کر رہ گئے کیونکہ ظالم ہند زوجہ ابوسفیان نے اُن کی نعش کو بُری طرح بگاڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر تک تو آپؐ خاموشی سے کھڑے رہے اور آپؐ کے چہرہ سے غم و غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ ایک لمحہ کے لیے آپؐ کی طبیعت اس طرف بھی مائل ہوئی کہ مکہ کے ان وحشی درندوں کے ساتھ جب تک اُنہی جیسا سلوک نہ کیا جائے گا وہ غالباً ہوش میں نہیں آئیں گے مگر آپؐ اس خیال سے رُک گئے اور صبر کیا بلکہ اس کے بعد آپؐ نے مثلہ کی رسم کو اسلام میں ہمیشہ کے لیے ممنوع قرار دے دیا اور فرمایا دشمن خواہ کچھ کرے تم اس قسم کے وحشیانہ طریق سے بہر حال باز رہو اور نیکی اور احسان کا طریق اختیار کرو۔

آنحضرت ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحشؓ کی لاش کو بھی بُری طرح بگاڑا گیا تھا۔ جُوں جُوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لاش سے ہٹ کر دوسری لاش کی طرف جاتے تھے آپؐ کے چہرہ پر غم والَم کے آثار زیادہ ہوتے جاتے تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ان شہداء اور ان کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے سعد بن ربیعؓ کے بارے میں ان کی آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت کا ذکر کرتے ہوئے یوں بیان فرمایا ہے کہ دیکھو ایسے وقت میں جب

انسان سمجھتا ہے کہ میں مر رہا ہوں کیا کیا خیالات اُس کے دل میں آتے ہیں۔ وہ سوچتا ہے میری بیوی کا کیا حال ہو گا۔ میرے بچوں کو کون پوچھے گا۔ مگر اس صحابی نے کوئی ایسا پیغام نہیں دیا۔ صرف یہی کہا کہ ہم آنحضرت ﷺ کی حفاظت کرتے ہوئے اس دنیا سے جاتے ہیں۔ تم بھی اسی راستے سے ہمارے پیچھے آ جاؤ۔ ان لوگوں کے اندر یہی ایمان کی قوت تھی جس سے اُنہوں نے دنیا کو تہ و بالا کر دیا اور قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے تختے اُلٹ دیے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ مرنے والے کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ چند منٹ بھی اور مل جائیں تو بیوی بچوں اور بہن بھائیوں سے کوئی بات ہو جائے۔ اُن کے لیے کوئی وصیت کر جاؤں لیکن وہ صحابی پتھریلی زمین پر پڑے تھے مگر ایسی حالت میں بھی اُنہوں نے یہ پیغام دیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ تمہارے پاس خدا تعالیٰ کی قیمتی امانت ہیں۔ میں نے جان قربان کر کے بھی اس امانت کی حفاظت کی اور اب اپنے عزیز بھائیوں اور بچوں کو میری آخری وصیت ہے کہ وہ بھی اپنی جانوں کے ساتھ اس امانت کی حفاظت کریں اور یہ کہہ کر دم توڑ دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایسے ایسے عشقِ رسولؐ کے اظہار ہیں کہ انسان حیران ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر بھی عشقِ رسولؐ کی اس رُوح کو پیدا فرمائے اور جب یہ سوچ پیدا ہو گی تو ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بھی بڑھیں گے اور اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کی بھی حقیقت میں کوشش کریں گے تا کہ ہم صحیح اسلامی رنگ اپنی عبادتوں، اپنے اخلاق اور اپنی عادات میں پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ کے دوسرے حصے میں حضور انور نے بعض مرحومین کا ذکر خیر فرمایا۔

سب سے پہلے ڈاکٹر منصور شبوطی صاحب آف یمن کی وفات کو شہادت قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ان کو احمدیت کی وجہ سے اسیر کیا گیا تھا اور اسیری میں ہی ان کی وفات ہوئی اس لیے یہ شہید ہی کہلائیں گے۔ اور اس لحاظ سے یہ یمن کے پہلے احمدی شہید ہیں۔ مرحوم یمن کے مشہور ڈاکٹر تھے۔ اس کے بعد مکرم صلاح الدین محمد صالح عبد القادر عودہ صاحب والد محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر کے ذکر خیر میں فرمایا کہ مرحوم خلافت کے عاشق اور نظام جماعت کا بہت احترام کرتے تھے۔ تیسرا ذکر خیر ریحانہ فرحت صاحبہ اہلیہ کرامت اللہ خادم صاحب ربوہ کا تھا۔ حضور انور نے بعد نماز جمعہ ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔